

شہبذر



از

حضرت علامہ
سید شاہ تراب الحق قادری
علیہ الرحمہ

تحریک اتحاد اہل سنت (پاکستان)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

ماہِ شعبان کی پندرہویں رات کوشبِ برأت کہا جاتا ہے کہ شب کے معنی ہیں رات اور برأت کے معنی برمی ہونے اور قطع تعلق کرنے کے ہیں۔ چونکہ اس رات مسلمان توبہ کر کے گناہوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت سے بے شمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں، اس لئے اس رات کوشبِ برأت کہتے ہیں۔ اس رات کو لیلۃ المبارکۃ یعنی رحمت نازل ہونے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرہویں شب سے افضل کوئی رات نہیں۔ (اطائف المعارف، ص ۱۳۵)

جس طرح مسلمانوں کے لئے زمین میں دو عیدیں ہیں اسی طرح فرشتوں کے لئے آسمان میں دو عیدیں ہیں، ایک شبِ برأت اور دوسری شبِ قدر۔ جس طرح مومنوں کی عیدیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں، فرشتوں کی عیدیں رات کو اس لئے ہیں کہ وہ رات کسوتے نہیں جبکہ آدمی رات کسوتے ہیں، اس لئے ان کی عیدیں دن کو ہیں۔ (غذیۃ الطالبین، ص ۲۲۹)

تقسیمِ امور کی رات

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: قسم ہے اس روشن کتاب کی، بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا، بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں، اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (الدخان، ۲ تا ۳، ترجمہ کنز الایمان)

اس رات سے مراد شبِ قدر ہے یا شبِ برأت۔ (خزانۃ العرفان)

إن آيات کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ”لیلۃ مبارکۃ“ سے پندرہ شعبان کی رات مراد ہے۔ اس رات میں زندہ رہنے والے، فوت ہونے والے اور حج کرنے والے سب کے ناموں کی فہرست تیار کی جاتی ہے اور جس کی تعمیل میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جرید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بھی لکھا ہے۔ اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ فہرست کی تیاری کا کام لیلۃ القدر میں مکمل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی ابتداء پندرہ ہو یہ شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔ (ما ثبت من السنہ، ص ۱۹۲)

علامہ قرطبی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ ان امور کے لوح محفوظ سے نقل کرنے کا آغاز شب برأت سے ہوتا ہے اور اختتام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے۔ (الجامع الاحکام القرآن، جلد ۶، ص ۱۲۸)

یہاں ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ امور تو پہلے ہی سے لوح محفوظ میں تحریر ہیں، پر اس شب میں ان کے لکھے جانے کا کیا مطلب ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہ امور بلاشبہ لوح محفوظ میں تحریر ہیں لیکن اس شب میں مذکورہ امور کی فہرست لوح محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے سپرد کی جاتی ہے، جن کے ذمہ یہ امور ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہ ہو یہ شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ فرمائیے، ارشاد ہوا آئندہ سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے آئندہ سال مرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں

لوگوں کے (سال بھر کے) اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کا مقررہ رزق اتنا راجاتا ہے۔ (مشکوٰۃ، جلد ا، ص ۲۷)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ ملک الموت کو ایک فہرست دے کر حکم فرماتا ہے کہ جن جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں، ان کی روحوں کو آئندہ سال مقررہ وقتوں پر قبض کرنا تو اس شب میں لوگوں کے حالات یہ ہوتے ہیں کہ کوئی باغوں میں درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے، کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوتا ہے، کوئی کوٹھی بنگلہ بنوار ہا ہوتا ہے حالانکہ ان کے نام مُردوں کی فہرست میں لکھے جا چکے ہوتے ہیں۔ (مصنف عبد الرزاق، جلد ۳، ص ۷۱، ما ثبت من السنہ، ص ۱۹۳)

حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لوگوں کی زندگی منقطع کرنے کا وقت اس رات میں لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اور اس کے پچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مُردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

(الجامع الاحکام القرآن، جلد ۱۶، ص ۱۲۶، شعب الایمان للبیهقی، ج ۳، ص ۳۷۲)

چونکہ یہ رات گذشته سال کے تمام اعمال بارگاہِ الہی میں پیش ہونے اور آئندہ سال ملنے والی زندگی اور رزق وغیرہ کے حساب کتاب کی رات ہے اس لئے اس رات میں عبادتِ الہی میں مشغول رہنا ربِ کریم کی رحمتوں کے مستحق ہونے کا باعث ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تعلیم ہے۔

مغفرت کی رات

شب برأت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بیشمار لوگوں کی بخشش فرمادیتا ہے۔ اس حوالے سے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البیتع میں تشریف فرمائیں، آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ نا انصافی کریں گے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہ ہو یہ شب آسمانِ دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

(سنن الترمذی، جلد ۱، ص ۱۵۶، ابن ماجہ، ص ۱۰۰، مسند احمد، جلد ۲، ص ۲۳۸، مشکوٰۃ، جلد ۱، ص ۷۷، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱، ص ۷۳۳، شعب الایمان للبیهقی ، جلد ۳، ص ۳۷۹)

شارحین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اتنی زیادہ اسناد سے مروی ہے کہ درجہ صحبت کو پہنچ گئی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کی پندرہ ہو یہ شب میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر (اپنی

شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور اس شب میں ہر کسی کی مغفرت فرمادیتا ہے، سوائے مشرک اور بعض رکھنے والے کے۔ (شعب الایمان للبیهقی ، جلد ۳، ص ۳۸۰)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے رحم و کرم سے تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے۔ (ابن ماجہ، ص ۱۰، شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۸۲، مشکوٰۃ، جلد ۱، ص ۷۷)

حضرت ابو ہریرہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو ثعلبہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔ (مجموع الزوابد، ج ۸، ص ۶۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دو شخصوں کے سواب مسلمانوں کی مغفرت فرمادیتا ہے، ایک کینہ پرور اور دوسرا کسی کو ناقص قتل کرنے والا۔ (منhadhmad، ج ۲، ص ۲۷۶، مشکوٰۃ، ص ۲۷۸)

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک طویل روایت بیان کی ہے جس میں مغفرت سے محروم رہنے والوں میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے، رشتہ ناتے توڑنے والا، بطور تکبر از ارثخنوں سے نیچے رکھنے والا، ماں باپ کا نافرمان، شراب نوشی کرنے والے۔ (جلد ۳، ص ۳۸۳)

غذیۃ الطالبین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل

حدیث میں مزید ان لوگوں کا بھی ذکر ہے، جادوگر، کاہن، سودخور اور بدکار۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کئے بغیر ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔ پس ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اپنے اپنے گناہوں سے جلد از جلد سچی توبہ کر لیں تاکہ یہ بھی شبِ برأت کی رحمتوں اور بخشش و مغفرت کے حقدار ہو جائیں۔ (صفحہ ۲۳۹)

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ (التحریم، ۸، کنز الایمان)

یعنی توبہ ایسی ہونی چاہیے جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی گناہوں سے پاک اور عبادتوں سے معمور ہو جائے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ!

توبۃ النصوح کے کہتے ہیں؟ ارشاد ہوا، بندہ اپنے گناہ پر سخت نادم اور شرمسار ہو۔ پھر بارگاہِ الہی میں گڑگڑا کر مغفرت مانگے اور گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرے تو جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں داخل نہیں ہو سکتا، اسی طرح اس بندے سے یہ گناہ بھی سرزد نہ ہو گا۔

رحمت کی رات

شبِ برأت فرشتوں کو بعض امور دیئے جانے اور مسلمانوں کی مغفرت کی رات ہے۔ اس کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ ربِ کریم کی رحمتوں کے نزول کی اور دعاؤں کے قبول ہونے کی رات ہے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا اکرم ﷺ کا ارشاد ہے جب شعبان کی پندرہویں شب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف

سے اعلان ہوتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اس کے گناہ بخش دوں، ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ اسے عطا کروں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے وہ ملتا ہے، وہ سب کی دعا قبول فرماتا ہے سوائے بدکار عورت اور مشرک کے۔ (شعب الایمان للبیهقی، ج ۳، ص ۳۸۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقاو مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تواتر کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروبِ آفتاب کے وقت سے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمانِ دنیا پر نازل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت کا طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے مصیبت سے نجات دوں۔ یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔

(ابن ماجہ، ص ۱۰۰، شعب الایمان للبیهقی، ج ۳، ص ۸۷، مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۲۷۸)

اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت و رحمت کی ندائ کا ذکر ہے اگرچہ یہ ندائ ہرات میں ہوتی ہے۔ شبِ برأت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ندائ غروبِ آفتاب ہی سے شروع ہو جاتی ہے، گویا صالحین اور شب بیدار مومنوں کے لئے تو ہرات شبِ برأت ہے مگر یہ رات خطا کاروں کے لئے رحمت و عطا اور بخشش و مغفرت کی رات ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس رات میں اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں اور ربِ کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگیں۔ اس شبِ رحمتِ خداوندی ہر پیاسے کو سیراب کر دینا چاہتی ہے اور ہر منگتے کی جھوٹی گوہ مراد سے بھردینے پر مائل ہوتی ہے۔ بقولِ اقبال! رحمتِ الٰہی یہ ندائ کرتی ہے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھائیں کے راہر و منزل ہی نہیں
شب برأت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی شب بیداری کی اور
دوسروں کو بھی شب بیداری کی تلقین فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان اور پرمذکور
ہوا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو شب بیداری کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس
فرمانِ جلیل کی تعلیم میں اکابر اہلسنت اور عوام اہلسنت کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ
اس رات میں شب بیداری کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تابعین
میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت
لقمان بن عامر اور حضرت اسحق بن راہو یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد میں جمع ہو کر شعبان
کی پندرہویں شب میں شب بیداری کرتے تھے اور رات بھر مسجد میں عبادات میں
مصروف رہتے تھے۔

علامہ ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ شب برأت سے متعلق رقمطر از ہیں: اور
کوئی شک نہیں کہ یہ رات بڑی با برکت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عظمت والی
ہے۔ ہمارے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کی بہت تعظیم کرتے اور اس کے آنے
سے قبل اس کے لئے تیاری کرتے تھے۔ پھر جب یہ رات آتی تو وہ جوش و جذبہ سے
اس کا استقبال کرتے اور مستعدی کے ساتھ اس رات میں عبادت کیا کرتے تھے
کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے اسلاف شعائر اللہ کا بہت احترام کیا کرتے
تھے۔ (المدخل، ج ۱، ص ۳۹۲)

مذکورہ بالاحوالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس مقدس رات میں مسجد میں جمع ہو کر عبادات میں مشغول رہنا اور اس رات شب بیداری کا اہتمام کرنا تابعین کرام کا طریقہ رہا ہے۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب جو شخص شعبان کی پندرہویں رات میں شب بیداری کرے تو یہ فعل احادیث کی مطابقت میں بالکل مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل بھی احادیث سے ثابت ہے کہ شب برأت میں آپ مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کی خاطر قبرستان تشریف لے گئے تھے۔ (ما ثبت بالسنة، ص ۲۰۵)

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زیارتِ قبور کی ایک بڑی حکمت یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس سے موت یاد آتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے (زیارتِ قبور کے دلائل و فوائد سے متعلق تفصیلی گفتگو فقیر کی کتاب ”مزارات اولیاء اور توسل“ میں ملاحظہ فرمائیں) شب برأت میں زیارتِ قبور کا واضح مقصد یہی ہے کہ اس مبارک شب میں ہم اپنی موت کو یاد کریں تاکہ گناہوں سے سچی توبہ کرنے میں آسانی ہو۔ یہی شب بیداری کا اصل مقصد ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ منقول ہے کہ جب آپ شب برأت میں گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ یوں دکھائی دیتا تھا جس طرح کسی کو قبر میں دفن کرنے کے بعد باہر نکالا گیا ہو۔ آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میری مثال ایسی ہے

جیسے کسی کی کشتی سمندر میں ٹوٹ چکی ہوا اور وہ ڈوب رہا ہوا رہنے کی کوئی امید نہ ہو۔ پوچھا گیا آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ فرمایا میرے گناہ یقینی ہیں لیکن اپنی نیکیوں کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے قبول کی جائیں گی یا پھر رد کردی جائیں گی۔ (غذیۃ الطالبین، ص ۲۵۰)

اللہ اکبر! نیک و متقی لوگوں کا یہ حال ہے جو ہر رات شب بیداری کرتے ہیں اور تمام دن اطاعت الہی میں گزارتے ہیں جبکہ اس کے عکس بعض لوگ ایسے کم نصیب ہیں جو اس مقدس رات میں فکر آخرت اور عبادت و دعا میں مشغول ہونے کے بجائے مزید لہو و لعب میں بمتلا ہو جاتے ہیں، آتش بازی، پٹانے اور دیگر ناجائز امور میں بمتلا ہو کر وہ اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔ حالانکہ آتش بازی اور پٹانے نہ صرف ان لوگوں اور ان کے بچوں کی جان کے لئے خطرہ ہیں بلکہ اردو گرد کے لوگوں کی جان کے لئے بھی خطرے کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے لوگ ”مال بر باد اور گناہ لازم“ کا مصدقہ ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ایسے لغو کاموں سے خود بھی بچپن اور دوسروں کو بھی بچائیں اور بچوں کو سمجھا نہیں کہ ایسے لغو کام اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہوتے ہیں۔ مجدد برحق، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آتش بازی، جس طرح شادیوں اور شب برأت میں راجح ہے بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں مال کا ضیاء ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا گیا۔ ارشاد ہوا: اور فضول نہ اڑا بیشک (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ (بنی اسرائیل)

شعبان کے روزے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ رمضان کے علاوہ ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (بخاری، مسلم، مشکوہ)

ایک روایت میں فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند دن چھوڑ کر پورے ماہ شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (ایضاً)

آپ ہی سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ (ما ثبت بالسنة، ص ۱۸۸)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: جن لوگوں کی رو جیں قبض کرنی ہوتی ہیں ان کے ناموں کی فہرست ماہ شعبان میں ملک الموت کو دی جاتی ہے اس لئے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرا نام اس وقت فہرست میں لکھا جائے جبکہ میں روزے کی حالت میں ہوں۔

یہ حدیث پہلے مذکور ہو چکی کہ مرنے والوں کے ناموں کی فہرست پندرہویں شعبان کی رات کو تیار کی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا اس کے باوجود روزہ دار لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ بوقتِ کتابت (یعنی شب میں) اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت کو جاری رکھتا ہے۔ (ما ثبت بالسنة، ص ۱۹۲)

بریلی شریف کی قابل تقلید مثال

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ جن دو شخصوں میں دنیوی عداوت ہو تو اس رات (شب برأت) کے آنے سے قبل انہیں چاہیے کہ ہر ایک دوسرے سے مل کر خطاط معاف کر دے تاکہ مغفرتِ خداوندی انہیں بھی حاصل ہو۔ بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ چودہ شعبان آنے سے قبل مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور عفو و تقصیر کرتے ہیں اور ہر جگہ کے مسلمان بھی ایسا کریں تو نہایت انسب و بہتر ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

دعائے نصف شعبان کی سند

۱۳ شعبان نمازِ مغرب کے بعد چھر کعاتِ نفل دو دو کر کے پڑھیں۔ پہلی بار درازیِ عمر بالخیر، دوسری بار دفع بلا، تیسرا بار مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے۔ ہر دو گانہ کے بعد سورہ لیسمین ایک بار اور اس کے بعد دعائے نصف شعبان معظم پڑھیں۔

دعائے مذکور دعائے نصف شعبان معظم کے نام سے ایک نہایت مشہور اور مجرّب دعا ہے جسے عامۃ المسلمين شب برأت میں پڑھتے ہیں۔ اس دعا کے پڑھنے کا یہ معمول صدیوں سے چلا آرہا ہے، کسی بھی اہل علم نے اس دعا کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی شب برأت میں اس دعا کے پڑھنے سے منع کیا۔

اس دعائے نصف شعبان معظم کو اپنے وقت کے ایک عظیم محدث امام محمد بن فضیل بن غزوan الفسی نے اپنی کتاب ”كتاب الدعاء“ میں لکھا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، سن ۱۹۵ ہجری میں ان کی رحلت ہوئی، انہوں نے قرآن مجید کی ایک تفسیر بھی لکھی تھی، علاوہ ازیں ان کی مندرجہ ذیل کتب ہیں:

- | | | |
|-----------------|-----------------|------------------|
| (۱) کتاب الدعاء | (۲) کتاب الزکوة | (۳) کتاب الزهد |
| (۴) کتاب الصلوة | (۵) کتاب الصيام | (۶) کتاب الطهارة |
- (ہدیۃ العارفین، ۹/۲، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان)

واضح رہے کہ اس دعا کے بعض کلمات حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث شریف میں موجود ہیں۔ اس حدیث شریف کو امام نبیقی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب القضاۃ والقدر (ج ۱ / ص ۲۱۳) میں اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن شیبہ (م ۲۳۵ھ) نے اپنی کتاب ”المصنف فی الأحادیث والآثار“ (ج ۲ / ص ۶۸) میں روایت کیا ہے۔ اس دعا کے بارے میں صحابی رسول ﷺ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے رزق و روزی میں وسعت عطا فرمائے گا۔

دُعَائِي نَصْفِ شَعْبَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

اللَّهُمَّ يَا ذَا الْمَتْنِ وَلَا يَمْنَ عَلَيْهِ ط يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط يَا
ذَا الظُّولِ وَالْإِنْعَامِ ط لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهُورُ الْلَّاجِينَ ط وَجَارُ
الْمُسْتَجِيرِينَ ط وَأَمَانُ الْخَائِفِينَ ط أَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي
عِنْدَكَ فِي أُمْرِ الْكِتَابِ شَقِيقًا أَوْ فَحْرُومًا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ
مُقْتَرَّاً عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَاقْعُ الْلَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوِتِي
وَحِرْمَانِي وَطَرَدْنِي وَاقْتِتَارَ رِزْقِي ط وَأَثْبَتْنِي عِنْدَكَ فِي أُمْرِ
الْكِتَابِ سَعِيدًا مَرْزُوقًا مُؤْفَقاً لِلْخَيْرَاتِ ط فَإِنَّكَ قُلْتَ
وَقَوْلُكَ الْحُقْقُ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ ط عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ
الْمُرْسَلِ ط يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمْرُ الْكِتَابِ
إِلَهِي بِالشَّجَلِ الْأَعْظَمِ ط فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ
الْمُكَرَّمِ ط الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أُمْرٍ حَكِيمٍ وَيُبَرَّمُ ط أَنْ
تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلُوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط وَ
أَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ ط وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِهِ وَآصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ ط

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دعاۓ نصف شعبان کا ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم وala

اے اللہ! اے احسان کرنے والے کے جس پر احسان نہیں کیا
جاتا، اے بڑی شان و شوکت والے، اے فضل و انعام والے،
تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے
والوں کو پناہ اور خوف زدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے اللہ!
اگر تو اپنے یہاں ام الکتاب (یعنی لوح محفوظ) میں مجھے شقی (یعنی
بدبخت) محروم، دھنکارا ہوا اور رزق میں تنگی دیا ہوا لکھ چکا ہو تو
اے اللہ! اپنے فضل سے میری بدبختی، محرومی، ذلت اور رزق کی
تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش بخت،
رزق دیا ہوا اور بھلا سیوں کی توفیق دیا ہوا ثابت فرمادے کہ تو نے
ہی تیری نازل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر فرمایا اور تیرا فرمانا حق ہے ”اللہ جو چاہے
مٹا تا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے“
(پارہ ۱۳، الرعد، آیت ۳۹) خدا یا! تجلیٰ عظم کے وسیلہ سے جو
نصف شعبان المکرم کی (پندرہویں) رات میں ہے کہ جس میں
بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام اور اٹل کر دیا جاتا ہے۔
(یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرمائ کہ جنہیں ہم

جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جانے والا ہے۔ پیشک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عز وجل کے لئے ہیں۔

